© rasailojaraid.com

نقشِ آغاز

ہیڈ بلوکی کا سانحہ یا
قومی شرافت کا جنازہ ــــ

پاکستان میں رمضان المبارک کا آغاز روزنامہ "خبریں" لاہور کی اس روح فرسا، شرمناک اور رسوائے عالم اخلاق سوز واقعہ کی خبر سے ہوا کہ،

"ہیڈ بلوکی! ۳۰ لڑکوں نے لڑکیوں کو اٹھایا اور درختوں کے پیچھے لے گئے اور جتنی زیادتی کر سکتے تھے کی۔ واقعہ بتانے کے قابل نہیں، جس نے بھی ان خونخوار بھیڑیوں کو روکنے کی کوشش کی اسے تشدد کا نشانہ بنایا گیا مزاحمت کرنے والی لڑکیوں پر تشدد کیا گیا وائرلیس پر اطلاع کے باوجود پولیس تین گھنٹے لیٹ پہنچی۔" (روزنامہ خبریں لاہور، یکم رمضان المبارک)

ہیڈ بلوکی کے اس ایمان سوز اخلاق سوز اور شرمناک واقعہ پر اخباری اطلاعات کے مطابق پوری قوم نے مذمت کی، انہوں نے بھی جو ستائے گئے، انہوں نے بھی جو ستانے والے تھے وہ بھی مذمت کرتے رہے جو ارباب اختیار ہیں حزب اختلاف کے لیے بھی تو مذمت کے سوا اور چارہ نہیں۔

اس اندوہناک اور روح فرسا وقوعہ پر ارباب حکومت سمیت پوری قومی قیادت کی پیشانی شرم سے عرق آلود ہے اور آنکھیں سب کی نیچی ہو گئیں ـــــ قوم کا شاید ہی کوئی بدنصیب اور سنگ دل فرد ہو جسکے رونگٹے اس واقعہ سے نہ کھڑے ہوتے ہوں اور کیوں نہ ہو جوان لڑکوں کا ایک منظم بڑا جتھہ، لڑکیوں کی ایک بڑی جماعت پر ٹوٹ پڑے اور بھوکے اور باولے کتوں کی طرح انہیں نوچنے، بھنبھوڑنے اور شرم و انسانیت سے عاری جرم و فحاشی کے ارتکاب میں کوئی عار محسوس نہ کرے۔ لڑکیوں کے تحفظ میں آگے بڑھنے والوں مردوں کو بھی تشدد کا نشانہ بنائے اور قومی وقار اور ملی عظمت کا جنازہ اس دھوم سے تاراج کر دے کہ اسے اپنے احساسِ زیاں کا احساس بھی نہ ہو۔ بجائے خود ڈوب مرنے کا مقام ہے ـــــــــ۔

قومی قیادت یا ارباب حل وعقد کے بیانات واقعۃً حقیقت ہیں یا رسمی لیپا پوتی اور رواجی حیاداری کا مظاہرہ ہیں۔ لاریب، ہیڈ بلوکی کے مجرم نوجوانوں کو کو سنا چاہیے انہیں قرار واقعی عبرتناک سزا دی جانی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چاہیئے۔ جیسا کہ یہ منظر دیکھنے والے ایک بوڑھے بزرگ کے تاثرات بھی یہی تھے۔

"یہ لڑکے مسلمانوں کے بچے نہیں یہ حرکتیں دیکھ کر تو کافر بھی شرما جائیں اُف خدا! میں یہ منظر دیکھنے سے قبل مر کیوں نہ گیا میری آنکھیں کیوں نہ پھوٹ گئیں یہ مسلمان کشمیر اور بوسنیا کی بہنوں کی عصمت کے محافظ ہیں جو اپنی بہنوں کی عزتوں کے خود ہی لیٹرے بن چکے ہیں معلوم نہیں مسلمانوں سے کونسی غلطی سرزد ہو چکی ہے جو ایسے بھیڑیے جنم لینا شروع ہو گئے ہیں جو ہوا میری غیرت اور شرم بیان ہی نہیں کر سکتی"۔ (روزنامہ خبریں لاہور یکم رمضان المبارک)

مگر جناب! یہ صرف نوجوانوں کی بات نہیں یہ واقعہ تو پوری قوم اور نئی نسل کے تمام معمارانِ مستقبل کی فکری اور ذہنی ساخت کی غمازی کر رہا ہے چند نوجوانوں پر لعن طعن، انہیں کوسنے، انہیں کیفرِ کردار تک پہنچانے کی باتیں کرنے والی قومی قیادت اور ذمہ دارانِ مملکت خود اپنی عقل و خرد کا ماتم کیوں نہیں کرتے۔ لاریب انہیں مظلوم لڑکیوں کی عصمت دری اور ظلم و زیادتی پر ان سے ہمدردی ضرور کرنی چاہیئے مگر لڑکیاں بھی تو وہی شریف زادیاں تھیں جو مادر پدر آزاد تہذیبِ مغرب کے متعفن انڈے اور آوارہ لڑکوں کے لیے سامانِ تفریح بننے ہی کے لیے پکنک منانے ہیڈ بلو کی جاتی ہیں یا ساحلِ سمندر پر جاتی ہیں اگر قابلِ نفرین ہیں تو دونوں، حسبِ حجاب نہ رہے تھرکتے ہوتے جسم دعوتِ نظارہ دیں ستھرے سنگترے کی ڈلیاں دیکھ کر منہ میں پانی بھر آتے تو فطرت کا قصور نہیں وہی ہاتھ مجرم ہے جس نے سنگترے کی ڈلیوں کو ننگا کر کے رکھ دیا ہے —— اور اگر ہمدردی کرنی ہے تو دونوں سے کی جائے لڑکیوں کے ساتھ لڑکے بھی ہمدردی کے مستحق ہیں اخلاق اور شرم و حیا دونوں کے لیے ضروری ہے مگر ملکی نظام، قومی معاشرت اور مغربی تمدن کی ترویج اور یلغار نے انہیں ہوسناکی اور حیوانیت کے ہلاکت آفرین راستہ پر ڈال دیا ہے —— کیا تم نے کبھی اپنے تعلیمی ماحول میں غور کیا اپنی کالج کی سوسائٹی پر نظر کی تمہارے نصابِ تعلیم میں کیا پڑھایا جاتا ہے، کبھی ریڈیو اور ٹی وی کو سُنا، اب ٹی وی کے ساتھ وی سی آر کی لعنت بھی تو آپ جانتے ہیں اور پھر آپ کی حکومت نے انتہا کر دی کوئی بس، فلائنگ کوچ اور نائٹ کوچ ایسی نہیں جس میں غلیظ اور ننگی شرم و حیا سے عاری انڈیا فلمیں نہ چل رہی ہوں اب کے دور میں کسی شریف انسان کے لیے پشاور سے لاہور کا سفر ناممکن ہو کر رہ گیا ہے۔

آپ دیکھتے ہیں کہ اب کی اسلامی حکومت میں کن کن غلیظ، متعفن، مریض، فرسودہ اور حیا سوز عملی تجربات کی لیبارٹریوں سے مستقبل کے معمارانِ قوم کو گذارا جا رہا ہے۔

آگ اور پانی کے اس کھیل میں اخلاق باختگی اور فحاشی کی اس یلغار میں اگر نوجوانوں سے ایسے واقعات کا ظہور نہ ہوتا تب حیرت ہوتی اب حیرت کی بات نہیں، قومی قیادت کی عقل پر حیرت ہونی چاہیئے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

در میانِ قعرِ دریا تختہ بندم کردہ ای
باز مے گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

ہیڈ بلو کی کا واقعہ ایک المیہ اور ماتم ہے پورے پاکستان کی غیرت وحمیت کا، قومی اور سیاسی قیادت کے بانجھ پن کا، حکام اور سرمایہ دار طبقوں کی اخلاقی اور ایمانی بے غیرتی و بے حسی کا، پریس کے ذوقِ اشاعت فحاشی کا اور پورے ملک کے اخلاقی زوال اور اضمحلال کا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

عبدالقیوم حقانی

خوشخبری

قارئین کو یہ سن کر مسرت ہوگی کہ ماہنامہ الحق کا شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ نمبر جو عظیم تاریخی دستاویز اور اپنے موضوع اور جامعیت کے لحاظ ایک مثالی شاہکار ہے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں منظرِ عام پر آرہا ہے۔ عمدہ کاغذ، ترجمانِ دین والا سائز، مضبوط اور گولڈن جلد بندی، شاندار طباعت ضخامت سابقہ اندازے سے بڑھ کر بارہ سو صفحات ہوگئی ہے تو لازماً اخراجات کا اضافہ بھی ناگزیر تھا۔ لہٰذا الحق اور ترجمانِ دین کے مستقل قارئین اصل لاگت صرف ۳۰۰ روپے بھیج کر اپنی کاپی محفوظ کرلیں ——— جن حضرات کی سابقہ رقم آچکی ہے وہ بھی مزید رقم بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں جن جن حضرات کی رقم آتی جائیگی خصوصی نمبر اُنکے نام رجسٹرڈ بک پارسل کے ذریعہ فوراً بھیجا جاتا رہیگا۔

مؤتمر المصنفین ۔ دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

© rasailojaraid.com